کشتی بھنور میں ہے چارہ گر چاہیئے

کلیدی الفاظ : معاشرہ# انٹرنیٹ #اسمارٹ فون # تہذیب #ثقافت #

ڈاکٹر جاوید ندیم ندوی
شعبۂ عربی، مانو ، حیدر آباد

Abstract : There has been a serious threat to the young generation in the present helm of affairs. Increasing trend of using the Internet and smart phones have posed a serious challenge to human society. Though it is described to be among essentials looking at the present day life-style, yet there has been another side of the fact too. Devices like computer, laptop and smart phone have given rise to cybercrimes, apart from causing deterioration to health. Symptoms such as depression, aggressiveness and rigidity are on the rise. There is an increase of 8.97% in the overall crime rate and the jump is mainly referred to cybercrime which comprises 17.59% of total crime, as stated by Ravi Gupta, Director General of Police, Telangana.

Smart phones and internet have transformed the social behavior as how people communicate with each other. Whether it is social networking platforms – Facebook, Twitter and Instagram- or dating apps, the quest

to establish meaningful and romantic connections has remarkably grown. The hunger for intimacy is regarded as the core of fulfilling, affirming and gratifying human social exchanges. Moreover dating apps have created a different concept of relationship and are revolutionizing the tendency of romance.

The community, therefore, has to tread a fine line between safety and online intimacy as they face online gender-based harassment, including outing on social media, non-consensual image based sexual abuse, doxing where their personal details are leaked, threats and blackmail, etc. These experiences have potential to affect a person's life and mental health.

It is very pertinent in this regard to promote ethical values and the sense of social responsibility to teach the young generation the path of consistency. Literature is the best source to revive morality and behavioral codes. Let's introduce the great personalities and their legacies to the emerging generation.

معاشرہ کے بقا کے لئے تہذیب وثقافت کا وجود ناگزیر ہے۔اس میں ادب کا کردار ناقابل انکار ہے۔تاریخ کے صفحات اس کی شہادت پیش کرتے ہیں۔دورجدید

میں ادب کی جگہ سائنس اور ٹیکنالوجی پر زیادہ توجہ مرکوز کی گئی۔ نگاہوں کے سامنے دنیا جگمگانے لگی۔لیکن گھر ویران ہو گئے۔گھر کے افراد ایک ہی چھت کے نیچے رہنے کے باوجود ایک دوسرے سے بیگانہ ہو گئے۔ بلکہ بیزار ہو گئے۔کیونکہ سوشل میڈیا سے وابستگی قائم ہو چکی ہے۔ شہروں میں رہنے والے 61 فیصد ہندوستانی والدین کا بیان ہے کہ ان کے بچے جو کہ 9 سے 17 سال کی عمر کے درمیان ہیں ، سوشل میڈیا کی لت میں ملوث (Addicted) ہیں۔ جبکہ 39 فیصد لوگوں کا جواب ہے کہ ان کے بچوں میں جارحیت کے آثار نمایاں ہیں۔ 37 فیصد نے وضاحت کی ہے کہ ان کے بچے صبر وتحمل کھو چکے ہیں۔27 فیصد نے اعتراف کیا ہے کہ ان کے بچے سوشل میڈیا کی وجہ سے سست اور ناکارہ ہو چکے ہیں ۔

یہ درحقیقت معاشرہ کا ایک نیا رجحان ہے جسے سائبر تہذیب سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اس ماحول کے پس پردہ کلیدی کردار انٹرنیٹ اور اسمارٹ فون کا ہے۔جن سے معاشرہ میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ایک طرف تو ان کے فوائد اور خوبیوں کا گن گاتے انسان تھکتا نہیں۔ہر شعبہ میں ان کے کردار اور افادیت کے حوالہ سے ثنا خوانی جاری ہے ۔انہیں بزم زندگی کا رکن اساسی قرار دے دیا گیا ہے۔موجودہ معاشرہ کے لئے عالمی سطح پر انہیں لائف لائن تصور کیا جاتا ہے۔نہایت فخر سے اعتراف کیا جا رہا ہے کہ اسمارٹ فون اور انٹرنیٹ کی سہولت کے بغیر زندگی نامکمل ، بلکہ بے معنی ہے۔

جولائی سنہ 2024 میں انٹرنیٹ کے توقف کی وجہ سے عالمی سطح پر زندگی موقوف ہو گئی ۔ہوائی جہاز کی پروازیں متاثر ہوئیں۔ مالی امور سے وابستہ اداروں میں کام ٹھپ ہو گیا ۔ہسپتالوں میں علاج ومعالجہ کے نظام میں خلل واقع ہوا۔زندگی اس طرح تھم گئی جیسے کوئی تیز رفتار گاڑی اچانک ٹھہر جائے ۔آگے بڑھنے کا نام نہ لے۔اس وقت گاڑی کے اندر بیٹھے مسافرین کی کیا کیفیت ہو گی؟ کچھ ایسی ہی صورتحال کا مشاہدہ عمومی طور پر کیا گیا۔انٹرنیٹ کی دنیا میں موت کی نیلگوں اسکرین (Blue Screen of Death) نے ہر طرف مایوسی کی لہر پیدا کر دی۔ یہ اس لئے ہوا کہ انسانی زندگی کا آج انٹرنیٹ پر مکمل انحصار ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کے مرکزی مقام پر نظام ،حالات سے دو چار ہوا تو مجموعی طور دنیا انتشار واضطراب کا شکار ہو گئی۔

صحت کے نقصانات

انٹرنیٹ نے گرچہ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی اہمیت ثابت کر دی ہے۔تاہم اس

کے منفی اثرات بھی بڑے پیمانہ پر مشاہدہ میں آرہے ہیں۔ انسانی معاشرہ کا بڑا حصہ خواہ وہ کسی بھی عمر سے تعلق رکھتا ہو انٹرنیٹ اور اسمارٹ فون سے وابستہ ہو چکا ہے۔ باوجود یکہ اس کے مضر اثرات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جارہا ہے۔ یہاں تک کہ 2018 میں عالمی ادارۂ صحت (WHO) نے اپنے ایک بیان میں اعتراف کرلیا کہ انٹرنیٹ ،کمپیوٹر اور اسمارٹ فون نیز دیگر الیکٹرانک آلات کا بکثرت استعمال انسانی صحت پر منفی اثر مرتب کررہا ہے۔ یہ حقیقت بالکل واضح طور پر سامنے آچکی ہے کہ جن ممالک میں عوامی صحت کے مسائل قابل غور سطح تک پہنچ چکے ہیں ان ممالک کی تعداد میں مستقل اضافہ ہورہا ہے ۔عالمی ادارۂ صحت کا یہ موقف دراصل مختلف جہات سے وابستہ ماہرین کی تحقیق وتشویش کی بنیاد پر لیا گیا ہے۔جن میں امور صحت سے وابستہ پیشہ ورکارندگان (Professionals)، ادارۂ صحت کے مراکز ، اہل علم حضرات اور مطب سے تعلق رکھنے والے معالجین شامل ہیں ۔ انسانی صحت کو خطرات لاحق ہونے کی وجہ انٹرنیٹ اور مواصلاتی آلات کا بکثرت استعمال بتایا جارہا ہے۔اسی طرح گیمز کے پلیٹ فارمز سے بکثرت وابستگی بھی نتائج پیش کررہی ہے۔

ذہنی دباؤ اور مایوسی

ڈیجیٹل دنیا نے کچھ ایسی کشش کا ماحول پیدا کردیا ہے کہ بہت سارے لوگ الکٹرانک آلات سے چپکے رہتے ہیں یا سوشل میڈیا پر دنیا بھر میں پھرتے رہتے ہیں۔ جس کے زیر اثر وہ ذہنی طور پر بے چین و پریشان رہتے ہیں ۔ دام تفکرات میں الجھے رہتے ہیں۔زیادہ تر وقت ان آلات میں صرف کرنے کی غرض سے خود کو لوگوں سے الگ تھلگ رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ خود کو بھی لوگوں سے الگ محسوس کرنے لگتے ہیں ۔ صورتحال اس طرح بگڑ رہی ہے کہ ان کا استعمال اب لت (Addiction) کی سطح تک پہنچ چکا ہے۔ ممبئی کی ڈاکٹر آنشو ککارنی (Dr. Anshu Kulkarni) جو بذات خود ایک ماہر نفسیات اور نفسیاتی معالج بھی ہیں ، بتاتی ہیں کہ انسان کے دماغ میں ڈوپامین نامی ایک عصبی نظام ہے جو ایسی سرگرمیوں میں جس سے انسان کو لذت حاصل ہوتی ہے دماغ کو متحرک اور فعال بنا دیتا ہے۔مثلا ویڈیو گیم یا کسی ایسے شغل میں مشغول ہونا ، جو اسے خوشی فراہم کرتا ہے۔ اس وقت دماغ اس مشغولیت کے تئیں عصبی نظام کو مزید چست بنا دیتا ہے۔ دماغ کے مرکزی حصہ میں اس شغل کی اطلاعات پہنچتی رہتی ہیں اور انسان محظوظ ہوتا چلا جاتا ہے۔ دماغ کے ذریعہ عصبی نظام کی تائید

سے دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔ طبیعت کی طرف سے مزید تقاضہ ابھرتا ہے اور اس شغل میں انہماک بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ لذت میں اضافہ ہو رہا ہے اور سرور کی کیفیت میں انسان پرواز کرتا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا کے زمانہ میں دماغ ذاتی حدود سے خارج ہوکر دوسروں کے حوالہ ہوگیا ہے۔ بلکہ صحیح تعبیر یہ ہے کہ دماغوں کا اغوا ہو چکا ہے۔ غلط مقاصد کے لئے اس کا استعمال شروع ہو چکا ہے ۔اس طرح سوشل میڈیا کے ذریعہ دماغ کا منفی استعمال ہو رہا ہے۔ لوگ اس میں غرق ہوکر قوت برداشت کھو رہے ہیں اور شخصی ذمہ داریوں سے غفلت کی شکایتیں موصول ہو رہی ہیں۔

آجکل انسٹاگرام یا یوٹیوب کا استعمال ایک آسان اور فوری لذت مہیا کرنے والے ذریعہ کے طور پر ہو رہا ہے۔ غفلت کا مزاج تشکیل دینے میں اس کا بھی عمل دخل سامنے آ رہا ہے ۔ اسی کے ساتھ اکثر اوقات طبیعت میں اضمحلال ، بھاری پن اور مایوسی کی کیفیت رہتی ہے۔ (بحوالے ایراتی والی ڈاکٹر راؤ کا کہنا ہے (۔ دیر پا آن لائن مشغولیت کی وجہ سے سنگین نفسیاتی اثرات مرتب ہو رہے ہیں ۔ اس طرح کی سرگرمیوں سے سیروٹونین (Serotonin) کی سطح متاثر ہو رہی ہے جو دماغ کے عصبی خلیات نیز پورے جسم میں پیغام رسانی کا کام کرتی ہے ۔ انسانی طبیعت کو خوشگوار کیفیت مہیا کرنے میں سیروٹونین کا اہم کردار ہوتا ہے۔ اس کی سطح اگر زیادہ متاثر ہوتی ہے تو ناامیدی اور مایوسی کی شکلیں نمایاں ہونے لگتی ہیں۔ اطباء کے بیانات اور صحی امور سے وابستہ مشیر کار کے موقف سے لوگوں کو احساس ہونے لگا ہے کہ سوشل میڈیا انسان کو ذہنی طور پر مریض کر رہی ہے۔ اکشارا ماتھر (Akhshara Mathur) علم طبیعیات کی گریجویٹ تھیں ۔ یوٹیوب پر اپنے تجربہ کی روشنی میں کہتی ہیں کہ انہیں ڈوپامین ڈیٹوکس (Dopamine Detox) کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑا جبکہ انہوں نے لیپ ٹاپ کا استعمال شروع کیا ۔ مقصد یہ تھا کہ صرف آن لائن کلاسز کی شرکت عمل میں آئے گی ۔لیکن ڈیٹوکس نے انہیں اس میں ایسا مشغول کیا کہ وہ انٹرنیٹ کی سرگرمیوں میں الجھتی چلی گئیں ،مثلا اسکرین پر مطالعہ کرنا اور اہل قرابت سے بات چیت کرنا ۔

مواصلاتی صنعت کے ذریعہ تجارت

اسمارٹ فون تک عمومی رسائی نے آج مطالعہ کا مزاج بہت کم کر دیا ہے۔ مسٹر ژانگ (Zhang)،99 فینگ (99 Fang) کمپنی کے بانی نے چین کے

دارالحکومت بیجنگ میں ایک میٹروسفر کے دوران مشاہدہ کیا کہ مسافرین میں اخبار پڑھنے والے کم تعداد میں موجود ہیں جبکہ اسمارٹ فون کا استعمال کرنے والوں کی تعداد زیادہ تھی۔ اس مشاہدہ کے بعد اس نے اپنی کاروباری مہم کا آغاز کیا۔ اس مہم نے اسے فوبز کے ذریعہ جاری کردہ دنیا کی مالدارترین شخصیتوں کی فہرست میں 26 ویں مقام پر پہونچادیا۔

مسٹر ژانگ نے اپنے سابق رفیق لیانگ روبو (Liang Rubo) اور ایک جماعت کے ہمراہ بائٹ ڈانس (Byte Dance) کا آغاز کیا۔ ان کی کوششوں نے کامیابی حاصل کی۔ یہاں تک کہ مقبولیت کی وجہ سے چین اور امریکہ کے مابین ٹیکنالوجی کے میدان میں سرد جنگ چھڑ گئی۔ امریکی قانون سازوں نے کمپنی سے مطالبہ کیا کہ امریکہ میں ٹک ٹاک (Tik Tok) نامی مقبول ترین پلیٹ فارم میں اپنی سرمایہ کاری کے حصہ سے دستبردار ہوجائے۔ کمپنی کا مقصد تھا کہ ابھرتے ہوئے اسمارٹ فون کی تجارت سے اور ایپ کے لئے تشکیل پانے والے موافق ماحول سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ اس کے لئے انہوں نے ایسا تکنیکی نظام تیار کیا جس کے ذریعہ معلومات کے انبار کا باریکی کے ساتھ تجزیہ ممکن ہوسکے۔ تاکہ لوگوں کی پسند اور ترجیحات کے مطابق انہیں مطلوبہ مواد پیش کیا جاسکے۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ لوگ اسمارٹ فون سے وابستہ ہوجائیں گے۔ انگریزی بولنے والے ممالک میں ٹک ٹاک بہت مقبول ہے۔ لیکن وہاں کے لوگ اس حقیقت سے تقریبا ناواقف ہیں کہ اس کے پس پردہ بیجنگ کی کمپنی ہے جو موبائل ایپ کی دنیا میں ایک اہم کردار ادا کررہی ہے۔ ٹک ٹاک کی مقبولیت نے مختلف ممالک میں قانون سازوں کو گہری نگاہ سے جائزہ لینے پر آمادہ کیا۔ خدشہ ظاہر کیا گیا کہ اس ایپ کے ذریعہ استعمال کنندگان کی تفصیلات نیز دیگر حساس معلومات چین تک پہنچ رہی ہیں۔ چنانچہ اس ایپ پر پابندی عائد کرنے کا اقدام کیا گیا۔ ہندوستان بھی ان ممالک میں تھا جنہوں نے پابندی عائد کرنے کے لئے پیش قدمی کی۔ تاکہ حساس نوعیت کی معلومات کو منتقل ہونے سے روکا جاسکے۔ موبائل فون کا کثرت سے استعمال اور معلومات کی فراہمی قومی سطح پر حفاظتی امور میں تشویش کا سبب بن رہی ہے۔ بہرحال کمپنی پر پابندی عائد کرنا یا سرمایہ کاری سے دستبرداری کا مطالبہ کرنا مسئلہ کا حل نہیں تھا۔ کیونکہ خود بہت سارے امریکی پلیٹ فارمز ایسے ہیں جن پر استعمال کنندگان کی شخصی معلومات کی حفاظت کے سلسلہ میں کوئی قانونی پابندی نہیں ہے۔ یہ خطرات اس وقت بھی موجود رہیں گے جب ٹک ٹاک کسی اور امریکی کمپنی کو فروخت کردیا جائے۔ متعدد ایپس ایسے ہیں جو استعمال

کنندگان سے حساس نوعیت کی شخصی معلومات کا انبار جمع کر رہے ہیں اور انہیں اندرون ملک نیز بیرون ملک لوگوں کو منتقل کر رہے ہیں ۔

مواصلاتی صنعت کار اس تجارت میں بہت آگے نکل چکے ہیں۔اس کا اندازہ شاید بہت کم لوگوں کو ہوگا۔ اس حقیقت کی وضاحت کے لئے ذیل میں معمولی سی روشنی ڈالی جا رہی ہے ۔ایلون مسک (Elon Musk) کے ایک دن میں اربوں ڈالرز ڈوب گئے۔ بلوم برگ کے مطابق ٹیسلہ (TESLA) اور ایکس جیسی کمپنیوں کے مالک ایلون مسک کی دولت میں 21 ارب اور 70 کروڑ ڈالرز کی کمی کے باوجود ان سے دنیا کے امیر ترین شخص ہونے کا اعزاز چھیننا فی الحال ناممکن نظر آتا ہے۔ یہ اب بھی 241 ارب ڈالرز کے مالک ہیں۔ جبکہ دوسرے نمبر پر جیف بیزوس (Jeff Bezos) ہیں جن کے اثاثوں میں بھی پانچ ارب ڈالرز کی کمی آئی ہے۔اس کے باوجود جیف بیزوس اب بھی 204 ارب ڈالرز کے مالک ہیں ۔ فرانس کے برنارڈ آرنال(Bernard Arnault) 187 ارب ڈالرز کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہیں۔فیس بک کے مالک مارک زکر برگ 165 (Mark Zuckerberg) ارب ڈالرز کے ساتھ چوتھے اور مائیکروسافٹ کے بانی بل گیٹس 157 (Bill Gates) ارب ڈالرز کے ساتھ پانچویں امیر ترین شخص بتائے جاتے ہیں ۔

کیلیفورنیا میں اسمارٹ فون پر پابندی

مواصلاتی صنعت کے ذریعہ کوئی امیر ترین ہو رہا ہے اور کسی کے حصہ میں تباہی آ رہی ہے۔ چنانچہ کیلیفورنیا کے گورنر گیون نیوسام نے تمام اسکولوں کے ذمہ داروں پر زور دیا ہے کہ وہ کلاس روم میں اسمارٹ فون کے استعمال پر پابندی کو یقین بنائیں تا کہ تعلیم کے لئے سازگار اور موزوں ماحول پیدا ہو سکے۔ اسکولوں میں اسمارٹ فون کے استعمال پر پابندی تعلیم کے لئے بہترین ماحول فراہم کرنے میں معاون ہوگا۔خبر رساں ایجنسی ژنہوا نے یہ بات بتائی اور کہا کہ گورنر کی جانب سے ریاست کے تمام اسکول ڈسٹرکٹس پر زور دیا گیا ہے کہ وہ نئے تعلیمی سال کے لئے آغاز سے جماعتوں میں اسمارٹ فون پر عائد کردہ تحدیدات پر عمل آوری کو یقینی بنائیں۔گورنر نے اس سلسلہ میں اسکولوں کی انتظامیہ کے نام ایک مکتوب بھی روانہ کیا اور کہا ہے کہ دور حاضر کی صورتحال اور اسمارٹ فون کے زیادہ استعمال کی وجہ سے نوجوانوں کی تعلیم سے رغبت کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے

ضرورت ہے کہ اسکول کے ذمہ داراں اسمارٹ فون پر عائد کردہ تحدیدات پر عمل آوری کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ اسمارٹ فون کے استعمال سے نہ صرف تعلیم میں خلل پڑ رہا ہے بلکہ دوسرے مسائل جیسے صحت پر بھی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اس لئے گورنر نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سلسلہ میں پابندیاں عائد کی جائیں تا کہ نوجوانوں کو اطمینان اور سکون کے ساتھ حصول تعلیم کا موقع مل سکے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مذکورہ فون کے استعمال سے دماغ پر اثرات پڑ رہے ہیں۔ جو کہ ایک توجہ طلب مسئلہ ہے۔ گورنر نے ان اسکولوں کے حکام کی ستائش کی جہاں پر اسمارٹ فون پر عائد تحدیدات پر عمل آوری کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے لاس اینجلز یونیفائیڈ ڈسٹرکٹ اسکول ، سانتا بار بار یونیفائیڈ ڈسٹرکٹ اور بولارڈ ہائی اسکول فرنسو کا تذکرہ کیا اور کہا کہ مذکورہ اسکولوں میں عمل آوری کے مثبت نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ گورنر کیلیفورنیا کا کہنا ہے کہ طلبہ اور دوسرے افراد کو دور حاضر کی وجہ سے کئی مسائل اور مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان کی ذمہ داریوں اور تعلیمی مصروفیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ لیا گیا ہے ۔

عالمی سطح کی تخریب

تخریب کے مظاہر عالمی سطح پر رونما ہو رہے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ کیلیفورنیا نے اس مسئلہ میں قدم اٹھایا۔ کیونکہ استعمال کنندہ کا دوران استعمال بسا اوقات اسمارٹ فون کے فریب سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس پر ایپس نافذ کرنے والے تکنیکی کارندے انسانی نفسیات کا سہارا لے کر ایسے دلچسپ موضوعات پیش کرتے ہیں کہ انسان خود بے قابو ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ ان موضوعات میں غرق ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ مشغلہ آج لت (Addiction) کی سطح تک پہونچ چکا ہے۔ اس کے اثرات انسان کے طور طریقے پر پڑ رہے ہیں۔ انسان انٹرنیٹ اور دیگر آن لائن آلات سے اس قدر مربوط ہو جاتا ہے کہ ذاتی تقاضوں کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے۔ عالمی سطح پر اس حقیقت کا اعتراف بھی کر لیا گیا ہے۔ عالمی ادارۂ صحت نے اعلان کیا ہے کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی لت ایک عالمی مسئلہ ہے۔ حد سے زیادہ آن لائن سرگرمیاں اور انٹرنیٹ سے وابستگی نے وقت کے استعمال اور ترتیب کے معاملہ میں انتشار کی صورتحال پیدا کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے سونے کا عمل ، انسانی توجہ اور قوتیں متاثر ہو رہی ہیں۔ انٹرنیٹ سے وابستہ تین قسم کی مصروفیات کی وضاحت کی گئی ہے :

1- ویڈیو گیمز کی لعنت

-2 - آن لائن فحاشی: جن میں فحش تصاویر اور موضوعات ہوتے ہیں۔

-3 آن لائن قمار بازی ۔

فحش کاری کے موضوع پر کمسن بچوں کو بھی خطرات لاحق ہیں۔کیونکہ وہاں ایسی تجاویر پیش کی جاتی ہیں جن سے بچوں کی ذہنی ،فکری اور اخلاقی تخریب کاری ہوتی ہے۔

انٹرنیٹ اور اسمارٹ فون نے لوگوں کے روابط میں بھی واضح فرق پیدا کر دیا ہے۔خاص طور پر سوشل نیٹ ورکنگ پلیٹ فارمز کا کردار نمایاں بتایا جاتا ہے۔مثلا ، فیس بک ، ٹویٹر اور انسٹا گرام یا ڈیٹنگ ایپس ،جن کا سماجی اور معاشقانہ تعلقات میں استعمال بہت زیادہ بڑھ چکا ہے۔لوگوں کے مابین قربت حاصل کرنے کے جذبہ میں اضافہ ہو رہا ہے۔تحقیق سے یہ ایک بنیادی وجہ ثابت ہوئی ہے جس کے نتیجہ میں انٹرنیٹ اور اسمارٹ فون پر اندرونی جذبات وخیالات کے اظہار وتبادلہ کا رجحان بہت تیزی سے آگے بڑھا ہے۔دور جدید کی تکنیکی ترقیات ، مثلامصنوعی ذہانت اور ورچول ریئالیٹی نے آن لائن روابط اور ملاقاتوں کی متعدد شکلیں پیدا کرنے میں کافی مدد کی ہیں۔جس کی وجہ سے معاشقت کے رجحان کو بھی کافی تقویت حاصل ہوئی ہے۔نتیجہ کے طور پر آن لائن تجربات میں دلچسپی اور گہرائی کا اضافہ ہوا ہے۔ ان وسائل کے ذریعہ لوگوں میں جسمانی قربت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔اس طرح کا رجحان اتنا فروغ پا رہا ہے کہ میٹا ورس (Metaverse) پر شادیوں کی شرکت ایک عام بات ہو چکی ہے۔ دنیش سیوا کمار پدماوتی(Dinesh Sivakumar Padmavathi) اور جانا گا نندھی راما سوامی (Janaganandhini Ramaswami) نے جو تمل ناڈو کے متوطن ہیں ، لاک ڈاؤن کے دوران شادی کی ورچول تقریب میں دو ہزار لوگوں کو مدعو کیا۔ورچول دنیا میں اس طرح کے تھری ڈی انسان نما اوتار حقیقت سے قریب تر ، جسمانی ملاقاتوں کے عزائم کو متحرک اور تیز تر کر رہے ہیں۔ معاشرہ میں اس نوع کی سماجی وثقافتی تبدیلیاں کیا آن لائن قربت کے ذریعہ لوگوں کو قریب کر رہی ہیں یا دوری پیدا کر رہی ہیں؟ حساس اور باشعور معاشرہ کے سامنے یہ ایک سوال ہے جس کا جواب تلاش کرنا ہوگا۔ ڈیٹنگ ایپس کی وجہ سے ہندوستان میں معاشقہ کا انقلاب بپا ہو گیا ہے۔جبکہ اس ملک میں رسم ورواج اور گفت وشنید پر مبنی شادیوں کو معیاری تسلیم کیا جاتا تھا۔سنہ 2022 کے ایک جائزہ کے مطابق ہندوستان کی آبادی کا 2.2 فیصد حصہ ڈیٹنگ ایپس تک رسائی رکھتا ہے۔امکان ظاہر کیا گیا ہے کہ سنہ 2024 تک یہ

تعداد 3.6 فیصد ہوجائے گی ۔ملک کی آبادی کے تقریبا400 میلین لوگ اس پلیٹ فارم سے وابستہ ہیں۔ یہ لوگ اس کے ذریعہ رشتہ کی تلاش میں بہت سہولت محسوس کرتے ہیں۔ جبکہ اس رومانس میں ان کا بالمقابل سے شادی کا کوئی ارادہ نہیں رہتا ہے۔

اس طرح کچھ عجیب نوعیت کی سماجی پیچیدگی رونما ہورہی ہے۔ عصری مواصلاتی وسائل نے موجودہ معاشرہ میں کچھ الگ ہی رکھ رکھاؤ کا نمونہ پیش کیا ہے۔ نوجوان طبقہ کی زندگی بالخصوص ایک مختلف رخ پہ چل پڑی ہے۔ جس کی وجہ سے ذہنی اور فکری تبدیلیوں کا مشاہدہ عمل میں آرہا ہے ۔ ڈیجیٹل دنیا کے باشندوں کی ، مختلف ذرائع اور چینل کی مدد سے آن لائن قربت پر حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ واشنگٹن ڈی سی میں مقیم ماہر نفسیات تانیا پرسی واسونیا(Tanya Percy Vasunia) خیال ظاہر کرتی ہیں کہ گزشتہ دو دہوں کے دوران مواصلات میں ڈرامائی تبدیلی آئی ہے۔ جائزہ سے انکشاف ہوا ہے کہ ایک دوسرے سے براہ راست گفتگو کی بجائے آن لائن بات چیت کا ماحول زیادہ رائج ہوگیا ہے۔ خیال ظاہر کیا جارہا ہے کہ ہندوستان میں جلد ہی واٹس ایپ استعمال کرنے والوں کی تعداد 500 ملین ہو جائے گی ۔ 95 فیصد سے زائد واٹس ایپ استعمال کنندگان تقریبا روزانہ اس ایپ کا استعمال کرتے ہیں۔ آن لائن قربت کے ذریعہ فحش اور جنسی موضوعات پر تبادلۂ خیال کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔ ڈیٹنگ ایپس کے توسط سے مناسب جوڑی کی تلاش ایک مستقل کوشش ہے۔ جس میں اضافہ بتایا جارہا ہے۔ کیونکہ بھڑکتے جذبات کو قابو میں لانا کوئی آسان کام نہیں ۔

سائبر جرائم میں اضافہ

سنہ 2023 میں سائبر (انٹرنیٹ سے وابستہ(جرائم میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ تلنگانہ پولیس کا اعتراف ہے کہ ریکارڈ کے مطابق 2023 میں حوادث کی مجموعی تعداد 2 لاکھ 13 ہزار 121 رہی ، جو درحقیقت گزشتہ سال کے پس منظر میں نو فیصد کا اضافہ ہے۔ ان جرائم کی فہرست میں سائبر جرائم کی شرح کا خصوصی اضافہ نظر آتا ہے جو 18 فیصد ہے۔ صوبہ میں جائیداد سے متعلق جرائم ،جسمانی جرائم اور دھوکہ دہی کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ پولیس ڈپارٹمنٹ کا کہنا ہے کہ مجموعی طور پر ان جرائم کے اضافہ میں دیگر اسباب کے ساتھ ساتھ سائبر جرائم بھی ایک سبب کے طور پر نمودار ہوا ہے۔ یہ بیان ڈائریکٹر

جنرل آف پولیس روی گپتا نے دیئے ہیں۔ جبکہ وہ صوبہ کے سالانہ جرائم کانفرنس کے موقع پر پریس کو خطاب کر رہے تھے۔ روی گپتا نے کہا کہ 2 32 مجرموں کو عمر قید کی سزا دی گئی ہے۔ محکمۂ پولیس کے مطابق 2024 میں مرکزی توجہ منشیات اور سائبر جرائم پر دی جائے گی ۔

روزنامہ ٹائمز آف انڈیا نے شائع کیا کہ صوبہ تلنگانہ میں سائبر جرائم کے ذریعہ شہریوں کا 2023 کے دوران 707 کروڑ کا خسارہ ہوا ہے۔ اس مالیت میں پولیس نے 114 کروڑ کے تبادلے کو منجمد کر دیا۔ جبکہ 7 کروڑ 29 لاکھ کی رقم متاثرین کو لوٹا دی گئی۔ محکمۂ پولیس کے ڈائریکٹر جنرل روی گپتا نے صحافیوں کے ساتھ سالانہ ملاقات میں بتایا کہ صوبہ میں مجموعی طور پر 8.97 فیصد شرح جرم میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ اضافہ بالخصوص سائبر جرائم کی وجہ سے ہوا ہے۔ جس کی شرح 17.59 فیصد ہے۔ 2024 میں سائبر جرائم کی روک تھام پولیس کی سب سے بڑی کوشش ہوگی۔ تلنگانہ اسٹیٹ سائبر سیکورٹی بیورو نے تلنگانہ اسٹیٹ اینٹی نارکوٹکس بیورو کے ساتھ اپنی مہم شروع کر دی ہے۔ جرائم کی شکایات میں اضافہ کے سبب محکمۂ پولیس نے شکایت درج کرانے کے لئے متبادل انتظام بھی تیار کیا ہے۔ وہ یہ کہ ایس ایم ایس کے ذریعے پولیس تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اور شکایات بھی درج کرائی جاسکتی ہیں۔ سنہ 2023 میں تلنگانہ محکمۂ پولیس نے 85,030 سائبر جرائم سے متعلق شکایات درج کی ہیں۔ جن میں 65877 مالیات سے متعلق شکایات ہیں۔ جبکہ 19153 شکایت غیر مالیاتی ہیں۔ پولیس منشیات کی طرف بھی توجہ دے رہی ہے۔ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس روی گپتا کا کہنا ہے کہ منشیات کے استعمال کرنے والوں پر ہی توجہ دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کو مہیا کرنے والے ذرائع پر بھی قدغن لگانے کی ضرورت ہے ۔

سائبر جرائم کے متعلق جو رپورٹ پیش کی گئی ہے اس میں 2022 کے مقابلہ 2023 میں جرائم کا اضافہ درج کیا گیا ہے۔

2022 میں سائبر جرائم کی تعداد 13895 تھی جبکہ 2023 میں اس کی تعداد ریکارڈ کے اعتبار سے 16339 تک پہنچ گئی ہے۔ اس طرح سائبر جرائم کی شرح میں 18 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ ان جرائم کی وضاحت کرتے ہوئے تفصیل حسب ذیل پیش کی گئی ہے :

سائبر جرائم سے متعلق عمومی شکایات 2022 : میں 9815 جبکہ 2023 میں 10724

تک پہنچ گئیں۔

فیشنگ (Phishing) سے متعلق شکایات 2022 : میں 1663 تھیں اور 2023 میں بھی 1663 رہیں۔

اونلاین دھوکہ دہی کی شکایات 2022 : میں 1158 تھیں اور 2023 میں 2571 ہوگئیں۔

سائبر سٹاکنگ (Stalking) کی شکایات 2022 : میں 1118 تھیں جبکہ 2023 میں گھٹ کر 1087 پر آ گئیں۔

فحش مواد کی شکایات 2022 : میں 141 تھیں جبکہ 2023 میں یہ اتر کر 112 پر آ گئیں۔

اس طرح سائبر جرائم اور غیر سائبر جرائم کی مجموعی تعداد 2,13,121 تک پہنچ گئی جس کا 2023 کے دوران اندراج عمل میں آیا ۔

مصنوعی ذہانت سے انتشار

گزشتہ سال امریکہ میں ایک واقعہ پیش آیا۔ایک پریشان حال ماں کوفون پر کسی اغوا کنندہ کی طرف سے ایک مذموم اطلاع ملی کہ اغواء کنندہ نے اس ماں کی بیٹی کا اغوا کر لیا ہے۔اس واقعہ نے امریکی سینیٹ میں قیامت بپا کردی کہ مصنوعی ذہانت کے مضر اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اس خبر نے قومی سطح پر ہنگامہ مچادیا ۔ جبکہ اغوا کنندہ اور اغوا شدہ دونوں کی آواز سوائے اس کے کچھ نہیں تھی کہ مصنوعی ذہانت کا استعمال کیا گیا تھا۔ ہیکرز یعنی غصب کرنے والے پیشہ ور ، درحقیقت رقم وصول کرنا چاہتے تھے ۔ خبر واقعی دھماکہ خیز تھی۔ تاہم اس کی روشنی میں اب محسوس کیا جارہا ہے کہ معاشرہ کو کس درجہ متنبہ اور محطاط رہنے کی ضرورت ہے ۔اپنی اہم معلومات، شناخت اور انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے معقول تدبیر اختیار کی جائے۔بچوں میں طور طریقے اور سلوک کا مؤثر انداز سے جائزہ لیا جائے ۔مصنوعی ذہانت کے ذریعہ انسانی حقوق ، ذاتی شناخت اور شخصیت پر حملے کے امکانات بڑھ چکے ہیں۔ادارے بھی اس نوع کے حملوں سے محفوظ نہیں ہیں۔

اخلاقی تعلیم کی ضرورت

سائبر حملوں کی مختلف النوع تدبیروں سے حفاظت کے لئے بڑے پیمانہ پر اقدامات کو

لازمی محسوس کیا جا رہا ہے ۔مضبوط اخلاقی اور قانونی نظام روبہ عمل لانا اہم تقاضا ہے ۔اس مسئلہ پر حکومت کے علاوہ غیر حکومتی اداروں اور افراد کی خدمات کو بھی اہمیت دینی ہوگی ۔ اخلاقی تعلیمات کا دائرہ وسیع تر کرکے ڈیجیٹل دنیا سے وابستہ طبقہ تک پہنچنے کی ضرورت پر زور دیا جائے ۔ ڈاکٹر آنشو کلکارنی مشورہ دیتی ہیں کہ انسان آن لائن مشغولیتوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے صحت مند بدل اختیار کرے ۔مثلا مطالعہ کرنا ، لوگوں سے ملنا جلنا ، ورزش کرنا ، وغیرہ وغیرہ ۔مواصلاتی آلات کی وجہ سے ذہنی مریض ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ اطباء واضح طور پر مشورہ دے رہے ہیں کہ جو لوگ آن لائن سرگرمیوں یا مشغولیتوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ذہن اور صحت سے وابستہ ماہرین سے رابطہ کریں تاکہ ناامیدی اور مایوسی جیسی صورتحال کا سد باب کیا جا سکے ۔

صورتحال کی ابتری علی الاعلان تقاضا کر رہی ہے کہ اہل علم اور دانشمند طبقہ کو ذمہ داری سنبھالنی ہوگی ۔نظام کی اصلاح کے لئے صرف تادیبی کارروائی یا قانونی چارہ جوئی ہرگز کافی نہیں ۔کیونکہ تقریبا 75 فیصد ڈیجیٹل دنیا کے پیشہ ور اعتراف کر رہے ہیں کہ حملوں کا تناسب اتنا بڑھ گیا ہے کہ فکری بیداری اور ذہنی تربیت کی بہت ہی سنگین ضرورت ہے ۔تعلیم کو محض ٹیکنالوجی سے مربوط کرنے اور ذریعۂ معاش بنانے کی ذہنیت معاشرہ کو تباہ کر دے گی ۔لہذا اس امر کو نہایت اہمیت دینے کی ضرورت ہے کہ آئندہ نسل اپنے حقوق ، تشخص اور شخصیت کی حفاظت کر سکے ۔معاشرہ کو حساس بنانے کی ضرورت ہے تاکہ ہر شخص دوسرے سے وابستہ ہو کر حفاظتی حصار قائم کرنے کی فکر اٹھائے ۔ انٹرنیٹ اور اسمارٹ فون نے انسان کو علیحدگی پسند اور سہولت پسند بنا دیا ہے ۔سماجی زندگی کی بجائے تنہائی کا ماحول فروغ پانے لگا ہے ۔ انسان کی فکری اور معاشی توانائی مواصلاتی صنعت کاروں کی تدبیروں اور ان کے لائحۂ عمل کے تابع ہوگئی ہے ۔جس کی وجہ سے انسان اپنا ذاتی اختیار کھو رہا ہے ۔ یہ صورتحال اس کے اندر بدمزاجی ، مایوسی ، چڑچڑاپن کی کیفیت پیدا کر رہی ہے ۔نتیجہ کے طور پر معاشرہ میں جارحیت کا ماحول قائم ہو رہا ہے ۔ نفسیاتی مشیر کار اور ارباب حل وعقد کا موقف ہے کہ کتابوں کے مطالعہ کا ماحول بنایا جائے ۔ چنانچہ ایسی کتابیں اختیار کی جائیں جو اخلاقی معیار کو اجاگر کریں ۔کردار سازی کے پہلو کو مضبوط کرنے کے لئے تاریخ کے صفحات سے ایسی شخصیات کا تعارف کرایا جائے جو سیرت کے اعتبار سے امتیازی مقام رکھتے ہیں ۔حسن کردار اور بلند پایہ اقدار کے نتائج سامنے لائے جائیں تاکہ مخاطب کو صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کی صلاحیت پیدا ہو

۔ یہ حقیقت ہے کہ معاشرہ اگر اخلاقی اقدار سے محروم ہوگا تو بڑے پیمانہ پر تخریبی مظاہر سامنے آئیں گے ۔ انٹرنیٹ اور اسمارٹ فون کے ذریعہ جو سائبر تہذیب کا نقشہ ابھر رہا ہے اس سے سرکاری محکمے اور اداروں کے ذمہ داران بھی بے زار و پریشان نظر آرہے ہیں ۔ محکمۂ پولیس بھی مطالبہ کر رہی ہے کہ والدین اور اساتذہ اس میدان میں اپنا کردار ادا کریں۔ ان کا مثالی کردار ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ لہذا ادب کو کردار سازی کے موضوع سے آباد کیا جائے۔ اردو ادب کو اس ضمن میں امتیازی مقام حاصل ہے کہ اسلاف نے عظیم شخصیات کی سیرت و کردار اور اعلی اقدار کا ایسا گرانقدر سرمایہ جمع کر دیا ہے جس سے ادب کے صفحات روشن و درخشاں ہیں۔ لہذا موجودہ معاشرہ کے سامنے سیرت اور اخلاقی اقدار کی شمع روشن کی جائے۔ اخلاقی پہلوؤں پر زور دیا جائے۔ ہم آہنگی ، خیر خواہی ، ہمدردی اور خیر سگالی کی تصویریں پیش کی جائیں ۔ تاکہ مطالعہ کرنے والے کے ذہن و دماغ میں ان صفات کی حقیقت پیوست کر جائے۔ اور انسانیت کی حفاظت ممکن ہو سکے۔

ملاحظات:

Ira Tiwari, “Dopamine Detox Trend Hits Town”, Deccan Chronicle, Hyderabad, Health Magazine, August 17, 2024, p. 2

Subimal Bhattacharjee, “Bolt from the Blue Screen”, The Economic Times, The Edit Page, Hyderabad, 20 July 2024

who.int/news/item/13-09-2018-public-health-implications-of-excessive-use-of-the-internet-and-other-communication-and-gaming-platforms

مصدر سابق Ira Tiwari

Dr. Karthik Rao بحوالہ Ira Tiwari

Dr. Anshu Kulkarni بحوالہ Ira Tiwari

مصدر سابق Ira Tiwari

John Xavier, “Dancing on a tightrope”, The Hindu,

Hyderabad, Profiles, March 17, 2024, p. 13

ایضا

،"ایلون مسک کے ایک دن میں اربوں ڈالرس ڈوب گئے" ایک رپورٹ،

روزنامہ منصف حیدرآباد ، 26جولائی 2024, صفحہ5

روزنامہ منصف ، " اسکولوں میں اسمارٹ فون کے استعمال پر پابندی" ، ایک رپورٹ

حیدراباد ، 15اگست 2024۔

Geetika Sachdev, Sex, Love and the Metaverse, Internet Intimacy THE HINDU Sunday Magazine, April 17, 2022, p. 03

ایضا

ایضا

ایضا

ایضا

ایضا

The Hindu Bureau, Hyderabad, “Telangana saw fewer rapes and homicides in 2023, but sharp spike in cyber crimes”, The Hindu, December 30, 2023, p. 2

Times News Network, "State sees 8% Jump In Crime, Cyber Frauds Top The Chart", The Times of India, Hyderabad, December 30, 2023, p. 6

ایضا

Charu Kapoor, “An AI-infused world needs matching Cybersecurity”, The Hindu, Editorial page, Hyderabad, May 10, 2024

ایضا

مصدر سابق Ira Tiwari

☆☆☆